سوال

(217)ذبح اسماعیل، حکم یا اشارہ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

''منکرِ حدیث مسٹر پرویزاوراس کی پارٹی یہ سمجھتی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو ذبح اسماعیل کا حکم نہ تھا، یہ صرف اشارہ تھا جسے غلطی سے ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالی کا حکم سمجھ بیٹھے۔ مسٹر پرویزکہتے ہیں کہ یہ مجاز تھا حقیقت نہ تھی۔ اس لیے انہوں نے آیت افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ کا مفہوم جس بات کا اشارہ آپ کو ملا ہے، اسے بلاتامل کر گزریئے'' بیان کیا ہے۔ یہ موقف کہاں تک درست ہے؟ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ مینڈھا ذبح کرنے کا واقعہ قرآن میں نہیں ہے!

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

منکرینِ حدیث قرآن کے بہانے حدیث سے بالکل ''آزاد'' ہوگئے ہیں۔ اورالفاظِ قرآنی کوتلعب وتصریف (ہیراپھیری) کے ذریعے اپنی مرضی کے معانی پہنانے کی مذموم کوشش کرتے رہتے ہیں۔ الفاظ اورآیات کوسیاق وسباق سے کاٹ کرمعانی پہنانا نیزحقیقت کومجازاورمجاز کوحقیقت بنانا ان کا مرغوب مشغلہ ہے۔

قرآن سے پوری صراحت سے معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو یہی حکم تھا کہ وہ اسماعیل (علیہ السلام) کو ذبح کریں۔ ابراہیم علیہ السلام اوراسماعیل علیہ السلام اسے حکم الٰہی سمجھتے تھے۔ ابراہیم علیہ السلام اللہ کے پیغمبر تھے اگرانہیں منشا الٰہی سمجھنے میں اجتہادی غلطی لگی ہوتی تواللہ تعالیٰ ضروراس کی تصحیح کردیتے۔ نہ کہ ''غلط فہمی'' کے نتیجے میں کیے جانے والے عمل کی تحسین کی جاتی اورنہ اسے (أَسْلَمَا) کہہ کرفرمانبرداری قراردیا جاتا۔ اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کی تحسین (مَا تُؤْمَرُ) (جس کا تجھے حکم دیاگیا) پر عمل کرنے پر ہی کی تھی۔ (مَا تُؤْمَرُ) سے اشارہ مرادلینا مسٹرپرویزکی جہالت ہے۔ امر کا معنی لغتِ عرب میں ''حکم'' ہوتا ہے۔ نہ کہ ''اشارہ۔'' اورمجازی معنی اسی صورت میں مرادلیا جاتا ہے جب حقیقی معنی متعذر (محال) ہو۔

مسٹرپرویزکبھی (مَا تُؤْمَرُ) کا مفہوم ''اگر'' سے بدل دیتے ہیں، لکھتے ہیں:

> آپ نے سمجھا کہ یہ اشارہ غیبی ہے۔ اس لیے اس کی تعمیل ضروری ہے۔بیٹے سے ذکرکیا تواس نے بھی کہا کہ اگریہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے تواس کی تعمیل میں قطعاتامل نہ کیجیے، میں ذبح ہونے کوتیارہوں۔ (قرآنی فیصلے، ص:4)

''اگریہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے'' قرآن کے کن الفاظ کا ترجمہ ہے۔ ترجمہ کرنے کے پرویزی قائل ہی نہیں ہیں۔ ''اگر''کس لفظ کا ''مفہوم'' ہے۔ کیا یہ کھلی تحریف قرآن نہیں؟ یہ ''اگر'' صریحاقرآنی فیصلے کے خلاف ہے۔ مسٹرپرویزکی یہ بھی دیدہ دلیری اورسینہ زوری ہے کہ اپنی من پسند تحریفات کو ''قرآنی فیصلے'' کانام دیتے ہیں۔ مذکورہ بالا ''اگر'' اس کی ایک

دلیل ہے۔

مسٹر پرویز جو یہ کہتے ہیں کہ مینڈھا ذبح کرنے کا ذکر قرآن میں نہیں ہے یہ بھی ان کی ایک جہالت ہے۔ ان کی باقیات سے دریافت کیا جائے کہ ارشاد باری تعالیٰ وَفَدَينَاهُ بِذِبحٍ عَظيمٍ ١٠٧ (الصافات 107/37) سے کیا مراد ہے؟ عربی لغت اور سیاق و سباق کو ملحوظِ خاطر رکھ کر جواب دیا جائے۔

اس یادگار واقعے کی پوری تفصیل قرآن مجید نے بیان کی ہے۔ سیاق و سباق کو مدنظر رکھ کر اگر اس پر ایک سرسری نظر بھی ڈالی جائے تو مسٹر پرویز کے تمام جھوٹ آشکارا ہو جاتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

رَبِّ هَب لى مِنَ الصّـٰلِحينَ ١٠٠ فَبَشَّرنـٰهُ بِغُلـٰمٍ حَليمٍ ١٠١ فَلَمّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعىَ قالَ يـٰبُنَىَّ إِنّى أَرىٰ فِى المَنامِ أَنّى أَذبَحُكَ فَانظُر ماذا تَرىٰ قالَ يـٰأَبَتِ افعَل ما تُؤمَرُ سَتَجِدُنى إِن شاءَ اللَّهُ مِنَ
الصّـٰبِرينَ ١٠٢ فَلَمّا أَسلَما وَتَلَّهُ لِلجَبينِ ١٠٣ وَنـٰدَينـٰهُ أَن يـٰإِبرٰهيمُ ١٠٤ قَد صَدَّقتَ الرُّءيا إِنّا كَذٰلِكَ نَجزِى المُحسِنينَ ١٠٥ إِنَّ هـٰذا لَهُوَ البَلـٰؤُا۟ المُبينُ ١٠٦
وَفَدَينـٰهُ بِذِبحٍ عَظيمٍ ١٠٧ وَتَرَكنا عَلَيهِ فِى الـٔاخِرينَ ١٠٨ سَلـٰمٌ عَلىٰ إِبرٰهيمَ ١٠٩ كَذٰلِكَ نَجزِى المُحسِنينَ ١١٠ إِنَّهُ مِن عِبادِنَا المُؤمِنينَ ١١١ ...
سورة الصافات

''میرے رب! مجھے نیک بخت اولاد عطا کر۔ تو ہم نے اسے ایک بردبار بچے کی بشارت دی۔ پھر جب وہ (بچہ) اتنی عمر کو پہنچا کہ اس کے ساتھ چلے پھرے، تو اُس (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا: میرے پیارے بیٹے! میں خواب میں اپنے آپ کو تجھے ذبح کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ اب تُو بتا کہ تیری کیا رائے ہے؟ بیٹے نے جواب دیا کہ ابوجی! جو حکم ہوا ہے اسے بجالائیے، ان شاء اللہ! آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ تو جب دونوں مطیع ہوگئے اور اُس (باپ) نے اُس (بیٹے) کو پیشانی کے بل گرادیا۔ تو ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیم! یقیناً آپ نے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا، بے شک ہم نیکی کرنے والوں کو اِسی طرح جزا دیتے ہیں۔ درحقیقت یہ کھلا امتحان تھا۔ اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے دیا۔ اور ہم نے ان کا ذکرِ خیر پچھلوں میں باقی رکھا۔ ابراہیم پر سلام ہو۔ ہم نیکوکاروں کو اِسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ بے شک وہ ہمارے ایمان دار بندوں میں سے تھے۔''

ان آیات میں آنے والے الفاظ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ، أَسْلَمَا ، وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ، صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ، نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ١٠٥ ، الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ١٠٦ ، فَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ١٠٧ ، اور وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ١٠٨ مسٹر پرویز کے غلط دعاوی اور جھوٹ کا پول کھول دیتے ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

قربانی کے احکام و مسائل، صفحہ: 496

محدث فتویٰ